بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

TALIM - UL - ISLAM COLLEGE RABWAH
عِلم و عَمَل

ماہنامہ انٹرنیٹ گزٹ

المنار

تعلیم الاسلام کالج اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ

جنوری 2011ء
جلدنمبر 1
شمارہ نمبر 1

روشنی اور بلندی کا نشان

مجلس ادارت   مدیر : مقصودالحق   معاون مدیر : مبارک احمد صدیقی و سید نصیر احمد

Ph. No. +44 (0) 20 87809026   E-mail : editoralmanar@hotmail.com

فہرست مضامین

☆ ارشاد باری تعالیٰ	1
☆ حدیث نبویؐ	1
☆ کلام الامام	1
☆ اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام وخلفائے کرام	2
☆ قارئین ''المنار'' کیلئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام	3
☆ اداریہ و حرفِ آغاز	4
☆ کالج کی تاریخ کا ایک ورق تعلیم الاسلام کالج ربوہ	5
☆ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا افتتاح (نظم)	6
☆ جمیل الرحمٰن صاحب کی ایک نظم	6
☆ ٹی آئی کالج اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ از اخبار احمدیہ	7
☆ علم و عمل - اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام	7
☆ بذلہ سنجی اور حسن بیان	7
☆ ٹی آئی کالج اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ	8

ارشادِ باری تعالیٰ

علم رکھنے اور نہ رکھنے والے برابر نہیں ہو سکتے

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ یَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (الزمر آیت 10)

ترجمہ: کیا وہ جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرنے والا ہے (کبھی) سجدہ کی حالت میں، اور (کبھی) قیام کی صورت میں، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے (صاحب علم نہیں ہوتا؟) تو پوچھ کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟ یقیناً عقل والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔

حدیثِ نبوی ﷺ

علم سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے

عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ طلب العلم فریضة علی کُل مسلم و مسلمة (ابن ماجه)

ترجمہ: انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے۔

ارشاداتِ حضرت مسیح موعود علیه السلام

میں اُن مسلمانوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علومِ جدیدہ کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کیلئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علومِ جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ کیونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، اِسلئے اپنی کمزوری کو چھپانے کیلئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علومِ جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ انکی روح فلسفہ سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔

(ملفوظات جِلد اول صفحہ 43)

”......میں نے بیت الدعا میں نماز میں اِس (تعلیم الاسلام) کالج کیلئے بہت دعا کی ہے......
خدا تعالیٰ قبول فرماوے۔آمین ثم آمین۔“

(28 مئی 1903ء کو تعلیم الاسلام کالج کے افتتاح کی اطلاع دیئے جانے پر نواب محمد علی خان صاحبؓ کے نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خط سے ایک اقتباس)۔(تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ 14)

کالج کی اصل غرض یہی ہے کہ دینی اور دنیوی تربیت ہو مگر اوّل فضل کا سایہ ہو، پھر کتاب اللہ دستور العمل ہو۔اس کے بعد دیکھو کہ کیا کامیابی ہوتی ہے......

(28 مئی 1903ء کو کالج کی افتتاحی تقریب سے حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ کے صدارتی خطاب سے ایک اقتباس
(تاریخ احمدیت-جلد دہم-صفحہ 12)

اے......ملک کی امید کے مرکزو! قوم کے سپوتو! آگے بڑھو کہ تمہارا خدا، تمہارا دین، تمہارا ملک، تمہاری قومی محبت امید کے مخلوط جذبات سے تمہارے مستقبل کو دیکھ رہے ہیں......

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا تعلیم الاسلام کالج کانوکیشن سے خطاب-الفضل 15 اپریل 1950ء)
(تاریخ احمدیت-جلد دہم-صفحہ 102)

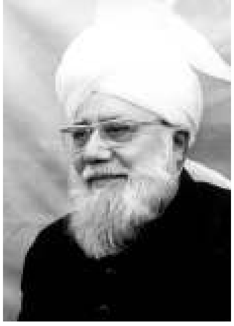

......کالج میگزین تنقید و تحقیق کا ایک وسیع میدان آپکے سامنے کھولتا ہے۔اب آپ کا فرض ہے کہ اس سے فائدہ اُٹھائیں، دیدۂ بینا سے اسے دیکھیں، عقل سلیم سے اسے پرکھیں......

اپریل 1950ء میں ”المنار“ کے اجرا پر کالج کے پرنسپل حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کے پیغام میں سے ایک اقتباس)-(الفضل 15 اپریل 1950ء)

”ایک ہم تھے جن پر اسلام کو امید تھی۔ایک عبدالسلام تو پیدا کیا لیکن ایک عبدالسلام سے تو بات نہیں بنتی۔جماعت احمدیہ کو ہر علم کے میدان میں سینکڑوں عبدالسلام پیدا کرنے پڑیں گے۔“

(مشعل راہ جلد سوم-ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ صفحہ 33)

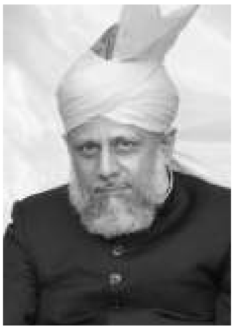

”حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خواہش تھی کہ جوبلی کا سال جب آئے تو جماعت احمدیہ کو ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جیسے سوسائنس دان چاہئیں۔تو ایسی صلاحیت رکھنے والے طلباء کو تلاش کریں، ان کی رہنمائی کریں اور انہیں سائنس کے مختلف مضامین میں ریسرچ کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔“

(الفضل 6 جنوری 2007ء)

پیغام حضورِ انور

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

امام جماعت احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن

31-12-10

پیارے قارئین المنار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کی طرف سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے رسالہ ''المنار'' کے نام پر انٹرنیٹ گزٹ جاری کرنے کی خبر میرے لئے بڑی خوشی کا موجب بنی ہے۔ اللہ تعالیٰ المنار کا از سرِ نو اجراء ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے نیک نتائج ظاہر ہوں۔

ہمارے تعلیم الاسلام کالج کی اپنی روایات تھیں۔ اس میں احمدی بھی پڑھتے تھے اور غیر از جماعت بھی پڑھتے تھے لیکن وہ سب بڑے پیار اور محبت سے وہاں رہتے اور تعلیم حاصل کرتے تھے۔ کسی قسم کی کوئی فرقہ واریت نہیں تھی۔ کالج کا سارا ماحول ہمیشہ محبتوں سے معمور رہتا تھا اور ایک ایسا علمی گہوارہ تھا جہاں سے سبھی بلا تمیز فیض پاتے تھے۔ تعلیم الاسلام کالج کے پڑھے ہوئے طلباء آج بھی کوئی پیغام بھیجیں تو یہی ان کا پیغام ہوتا ہے کہ وہاں ہر طرف پیار ہی پیار تھا اور یہی وہ چیز ہے جس کی آج ضرورت ہے۔ نفرتوں کے ماحول میں محبتوں کی ترویج وقت کا تقاضا ہے اور اس کے طلباء میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اپنے اپنے ماحول میں اسی پیار و محبت کو پھیلائیں جو انہوں نے وہاں سے سیکھا اور پایا تا کہ وہ انسانی قدریں پھر سے بحال ہوں جس کا ہم نے اس درسگاہ کے ماحول میں ہمیشہ مشاہدہ کیا۔ اس دور کے احمدی سٹوڈنٹس کے اگر آج بھی بعض غیر احمدیوں سے رابطے اور تعلقات ہوں تو انہیں چاہئے کہ وہ مزید آگے قدم بڑھائیں اور انہیں اسی پیار اور محبت کی طرف بلائیں جو اس مادرِ علمی کا حقیقی اثاثہ تھا۔ اس سے کچھ نہ کچھ انسانی قدریں تو پامال ہونے سے بچیں گی اور یقیناً ایک اچھے ماحول کی ترویج ہو گی۔ اللہ توفیق دے۔ آمین

والسلام

خاکسار

[دستخط]

خلیفۃ المسیح الخامس

نقل دفتر PS لندن

اداریہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نئے سال کا آغاز ہے اور 2011 کا سورج محض نئے سال کی نوید لیکر ہی طلوع نہیں ہو رہا بلکہ اسکے ساتھ برطانیہ میں تعلیم الاسلام کالج کے سابق طلباء کی ایسوسی ایشن اپنے کالج کے اساتذہ اور طلبائے سابقین کو نئے سال کی مبارکباد کے ساتھ ماہنامہ المنار کے انٹرنیٹ گزٹ کا تحفہ پیش کرنے کی سعادت بھی حاصل کر رہی ہے۔"المنار" آپ کے سامنے ہے ۔پہلا قدم اور پہلی سیڑھی تو اللہ کے فضل سے طے ہو چکی۔اب اگلے مراحل طے کرنے کے لئے آپکی آراء، آپکے تعاون اور آپکی دعاؤں اور حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔آئیں باہم ملکر اسے بہتر سے بہتر بنانے میں اپنا اپنا حصہ ڈالیں۔ موقعے کی مناسبت سے ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں نئے سال کے آغاز اور اس گزٹ کے اجراء پر نہایت ادب سے مبارکباد پیش کرتی ہے۔

(مقصود الحق)

حرفِ آغاز

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تعلیم الاسلام کالج۔اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کو رسالہ المنار کے احیاء کی توفیق مل رہی ہے۔یہ رسالہ ایک زمانے میں تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ کا پسندیدہ رسالہ تھا۔جسکی حسین یادیں آج بھی سابق طلبہ کے ذہنوں میں تازہ ہیں۔اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ان یادوں کو دوبارہ تازہ کرنے کا سامان ہو رہا ہے اور پہلا شمارہ آپکے سامنے ہے۔سرِ دست یہ ایک مختصر انٹرنیٹ گزٹ کی صورت میں ہوگا اور جملہ ممبرانِ ایسوسی ایشن کو بذریعہ ای میل بھجوایا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے۔اسمیں برکت رکھ دے اور اسے جملہ قارئین کے لئے مفید بنائے۔آمین۔جملہ ممبران سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(عطاء المجیب راشد)

صدر تعلیم الاسلام کالج۔اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ

24 دسمبر 2010

دوستو! تم کو مبارک ہو کہ نکلا "المنار"
اِک مقدس درسگاہ کی خوبصورت یادگار

غرب سے اُبھرا ہے لیکر دعوتِ علم و عمل
پُھولتا پھلتا رہے دائم بفضلِ کردگار

(عطاء المجیب راشد)

کالج کی تاریخ کا ایک ورق

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

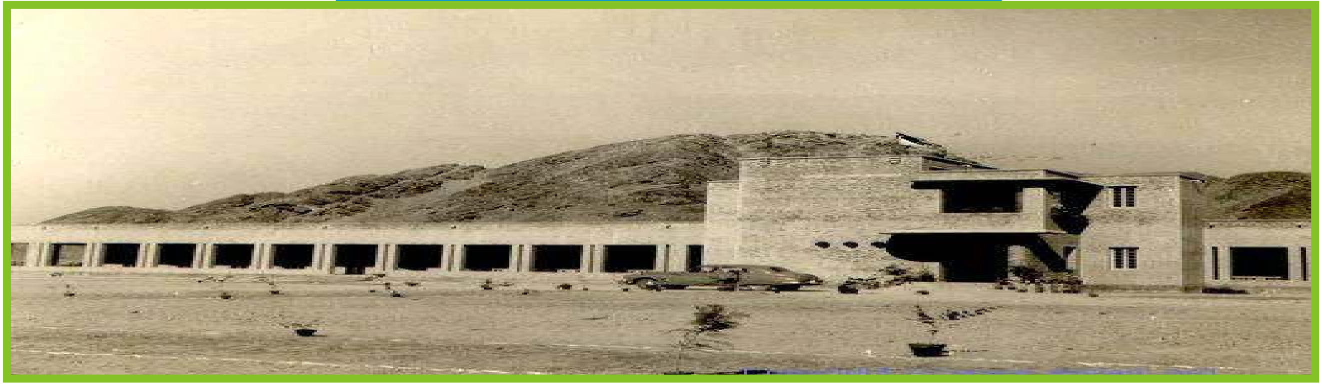

چناب کے دائیں کنارے پر کالے کالے مہیب پہاڑوں کی وادی میں جو آج سے چند برس قبل ویران وسنسان پڑی تھی، ایک خوبصورت شہر آباد ہے جسے ربوہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ارد گرد کی زمین سے ربوہ کی سطح کافی بلند ہے اور یہی وجہ ہے کہ پچھلے دنوں چناب میں جو خوفناک سیلاب آئے وہ اس بستی کو ذرّہ بھر بھی نقصان نہیں پہنچا سکے۔

یہ بستی جماعت احمدیہ نے آباد کی ہے اور وہ پروانے جو کبھی قادیان میں جمع تھے اب پھر شمع احمدیت کے گرد اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اس چھوٹی سی بستی میں علم کا ایک بحرِ مواج موجزن ہے اور یہاں کا علمی ماحول دوسرے لوگوں کو ایک مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔

ریلوے لائن کے دائیں طرف وسط والی اونچی پہاڑی کے قریب ہی ایک خوبصورت عالیشان عمارت بڑی سرعت کے پایۂ تکمیل کو پہنچ رہی ہے۔ یہ تعلیم الاسلام کالج کی عمارت ہے۔ کالج لاہور سے اس نیم مکمل عمارت میں منتقل ہو چکا ہے اور پڑھائی شروع ہے۔

آج سے آٹھ نو برس قبل قادیان میں جب اس کالج کی ابتداء ہوئی تو اسے ایک پرشکوہ عمارت میں شروع کیا گیا۔ 1946ء میں جب یہ ڈگری کالج بنا تو اسے جدید ترین آلاتِ سائنس سے مزین کیا گیا۔ غرضیکہ طلباء کی ہر اہم ضرورت کا سامان بہم پہنچایا گیا لیکن وہ سب تقسیم ملک کی نظر ہو گیا۔ کالج کے طلباء وسٹاف کی آنکھوں کی سامنے چشم زدن میں اسے سیل کر دیا گیا حتیٰ کہ ایک کاغذ تک بھی وہاں سے اٹھانے کی اجازت نہ دی گئی۔ ملکی تقسیم کے بعد خداوندانِ پاکستان نے نہایت شفقت سے اس کالج کو لاہور میں نہر کے کنارے ایک اصطبل الاٹ کیا۔ صابروشاکر طالب علم و کام کے دھنی اساتذہ وہاں بھی درس وتدریس میں مصروف رہے۔ صحن میں بچھی ہوئی چٹائیوں پر دن کے وقت کلاسیں کھلتیں اور رات کو وہی چٹائیاں طالب علموں کا بچھونا بن جاتیں۔ غرض کالج نے یہ مرحلہ بھی طے کر ہی لیا۔ آخر بڑی تگ ودو کے بعد اس کوڈی اے وی کالج کا اگلا حصہ عطا کیا گیا جس کی دہلیزیں تک چوہے کا شکار ہو چکی تھیں۔ لیکن:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

کالج کے ارباب اقتدار نے ہمت کا دامن نہ چھوڑا اور تین لاکھ روپے کے مصرف سے اسے اس قابل بنا لیا کہ اسے کالج کہا جا سکے۔ عمارت کے ایک حصہ کو بطور کالج اور دوسرے حصہ کو بطور ہوسٹل استعمال کیا جاتا رہا۔ اور اب پھر وہی کالج جس کی ابتداء ایک اولوالعزم انسان کے ہاتھوں ایک پرشکوہ عمارت میں ہوئی تھی اسی اولوالعزم کے اولوالعزم بیٹے نے کی کوششوں اور کاوشوں کے طفیل اپنی عظیم الشان عمارت میں منتقل ہو گیا۔

آج جب کالج کے باہمت پرنسل اور ان کے رفقاء ہنستے کھیلتے طلباء کی روشن پیشانیوں کو دیکھتے ہیں تو اُن کے دل کی گہرائیوں سے یہ دُعا نکلتی ہے:

’’اے خدا تو اس کالج کو دن دونی اور رات چوگنی ترقی دے اور اسے اس ظلمت کدۂ دہر میں مشعل راہ کا مقام عطا کر۔‘‘

پہاڑ کا دامن، دریا کا قرب، کھلی فضا اور علمی ماحول اس کی شان کو دوبالا کر رہے ہیں۔ پہاڑ پر کھڑے ہو کر جب ہم دریا کو دیکھتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے صناع قدرت نے ربوہ کے ارد گرد چاندی کی ایک لکیر کھینچ دی ہے جو اسے باقی دنیا سے ممیّز کر رہی ہے۔ کالج کے علمی اور ربوہ کے دینی ماحول نے طلباء کے اندر ایک ولولہ اور جوش پیدا کر دیا ہے اور وہ تحصیل علم میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ میں نے قوم کے ان ستونوں کی روشن پیشانیوں پر ایک نور دیکھا ہے۔ وہ نور------ وہ لازوال نور جسے علم کا نور کہا جاتا ہے۔

(پرویز پروازی۔ از المنار نومبر 1954ء)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا افتتاح

نوٹ: مندرجہ ذیل نظم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب نے 6دسمبر 1954ءکو کالج کے افتتاح کے موقعہ پر پڑھ کر سنائی جو المنار نومبر 1954ء کے شمارے میں شائع ہوئی۔

بساطِ گلشن سنور رہی ہے فضا میں مستی بکھر رہی ہے
کلی کلی پھول بن رہی ہے چمن کی رنگت نکھر رہی ہے
ہوا ہے سرسبز باغ احمد شگفتہ غنچے مہک رہے ہیں
نہال آبِ زلال پی کر بہک رہے ہے مہک رہے ہیں
پھلا ہے علم وعمل کا بوٹا کھلے ہیں پھل پھول نخلِ دیں کے
ذرا انہیں کاش کوئی دیکھے یہ سارے ہیں معجزے یقیں کے
فضا میں نغمے بکھر رہے ہیں نسیم رحمت کی چل رہی ہے
کسی کے حسنِ عمل کی دولت سے دِل کی دُنیا بدل رہی ہے
بلند ہیں آج پھر ارادے بسی ہیں دل میں نئی امنگیں
کھلی ہیں عشق و جنوں کی راہیں مچل رہی ہیں نئی ترنگیں
زمیں نئی آسماں نیا رواں دواں دیں کا کارواں ہے
اور اپنی خوش بختیاں تو دیکھو کہ محمود سا میرِ کارواں ہے
وہ جس کے عزم ویقیں کی ہیبت سے خشک پتھر پگھل پڑے ہیں
کہ آج ربوہ کی سرزمیں میں ہزاروں چشمے ابل پڑے ہیں
چمن کی شادابیاں مبارک خدایا! شاخ و شجر سلامت
طیور احمدؑ پر تیری رحمت الٰہی! یہ بال و پر سلامت

جمیل الرحمٰن صاحب کی ایک نظم

مادر علمی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی یاد میں

دشتِ خُتَن کا حال ابھی یاد ہے مجھے
وہ قریۂ غزال ابھی یاد ہے مجھے
معصوم خواہشوں نے جہاں چوکڑی بھری
جس میں شبابِ ذات کی تہذیب نو ہوئی
تھی مشکبار جس کی فضا میں ہوائے دِی
وہ مہبط جمال ابھی یاد ہے مجھے
وہ قریۂ غزال ابھی یاد ہے مجھے
بخشی ہے جس کی یاد نے ہر خواب کو دھنک
جس کے خیال نے کبھی جھپکی نہیں پلک
انمٹ ہے لوحِ عمر پر جس کی ہر اک جھلک
وہ رنگ لا زوال ابھی یاد ہے مجھے
وہ قریۂ غزال ابھی یاد ہے مجھے
ہر صبح جس کی دید سے تازہ ہوئی نظر
دامن پہ جس کے ضوفشاں تھے علم کے گہر
جس میں بچھا دئے تھے فرشتوں نے اپنے پر
وہ مکتبِ کمال ابھی یاد ہے مجھے
وہ قریۂ غزال ابھی یاد ہے مجھے
وہ مہرباں اساتذہ وہ علم کے چراغ
پر روشنی سے جن کی ہوئے فکر کے ایاغ
سادہ مزاج عالی نظر صاحبِ دماغ
سب تھے ملک خصال ابھی یاد ہے مجھے
وہ قریۂ غزال ابھی یاد ہے مجھے
پل میں طلسمی پھول درختوں سے جھڑ گئے
سبز و سنہری راستے کے دم اُکھڑ گئے
ایسی ہوا چلی سبھی دلبر بچھڑ گئے
کیا ہے مجھے ملال ابھی یاد ہے مجھے
دشتِ خُتَن کا حال ابھی یاد ہے مجھے
وہ قریۂ غزال ابھی یاد ہے مجھے

ضروری اعلانات

☆ تعلیم الاسلام کالج کے سابق طلباء کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے اسماء مع کوائف (پتہ، فون نمبر، ای میل ایڈریس، کالج میں عرصہ تعلیم) سے سیکرٹری صاحب ایسوسی ایشن کو فوری طور پر بذریعہ فون یا ای میل اطلاع کردیں۔ ان سے رابطہ کے نمبر اس گزٹ میں دوسری جگہ موجود ہیں۔

☆ جملہ ممبران مطلع رہیں کہ ایسوسی ایشن کی سالانہ ممبر شپ فیس 24 پونڈ مقرر ہے۔ جملہ ممبران سے درخواست ہے کہ یہ فیس جلد از جلد سیکرٹری صاحب مال یا سیکرٹری صاحب ایسوسی ایشن کو بھجوادیں۔

☆ آپ کے حلقہ احباب میں اگر کوئی اور سابق طالب علم تعلیم الاسلام کالج ہوں تو انہیں بھی یہ پیغام پہنچادیں یا ان کے اسماء اور کوائف سے آپ سیکرٹری صاحب کو مطلع فرمادیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ سابق طلبہ کی لسٹ ہر لحاظ سے جلد از جلد مکمل ہوسکے۔

ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ

برطانیہ میں تعلیم الاسلام کالج کے سابق طلباء کی ایسوسی ایشن کا ایک اجلاس مورخہ 8اگست 2010 کو مسجد فضل لنڈن کے بالمقابل واقع گیسٹ ہاؤس نمبر 39 کے لان میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جو مکرم سید نصیر احمد صاحب نے کی۔ جسکے بعد ایسوسی ایشن کے جنرل سیکریٹری مکرم رفیق اختر روزی صاحب نے مختصر رپورٹ پیش کی۔ تنظیم کے صدر مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے اس ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ جسکے بعد ممبران کو موقع دیا گیا کہ وہ ٹی آئی کالج میں اپنے دورِ طالبعلمی کے سنہرے زمانے کے تاثرات سنا کر اُس دور کی یادیں تازہ کر سکیں۔ ممبران نے ایسوسی ایشن کو مزید فعال کرنے اور ممبر شپ فیس کے تعین کے بارے میں اپنی تجاویز و آراء پیش کیں۔ اس موقع پر مکرم عامر انیس صاحب اور انکی ٹیم نے باربے کیو کا انتظام کیا ہوا تھا چنانچہ اجلاس کے پہلے دور کے اختتام پر حاضر ممبران کو گرما گرم اور مزیدار کھانے سے لطف اندوز ہونے کا موقعہ بھی ملا۔

کھانے کے بعد ایک مختصر سی محفلِ شعر و سخن بھی منعقد ہوئی جسکی نظامت کے فرائض مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب نے سرانجام دیے۔ اسمیں تعلیم الاسلام کالج سے پڑھے ہوئے برطانیہ میں مقیم شعرائے کرام میں سے مکرم افضل تُرکی صاحب، مکرم عرفان شہزاد صاحب، مکرم مقصود الحق صاحب، مکرم جمیل الرحمٰن صاحب اور مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے اپنا کلام پیش کیا۔ حاضرینِ اجلاس اس مشاعرے سے بھی خوب لطف اندوز ہوئے اور اچھے اشعار پر شعراء کو داد دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب بہت کامیاب رہی اور ممبرانِ ایسوسی ایشن نے ایسی دلچسپ محفل میں شمولیت پر مسرت کا اظہار کیا اور یہ خواہش ظاہر کی کہ ایسی نشستیں ہوتی رہنی چاہئیں۔ اس اجلاس کی حاضری 60 کے قریب رہی۔

(مبارک احمد صدیقی سیکریٹری اشاعت ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ)

علم و عمل

رسالہ المنار کے ماٹو کے حوالہ سے

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے دو قیمتی ارشادات

''محض اس علم میں کچھ شرف اور بزرگی نہیں جو صرف دماغ اور دل میں بھرا ہوا ہو بلکہ حقیقت میں علم وہ ہے کہ دماغ سے اتر کر تمام اعضاء اس سے متادب اور رنگین ہو جائیں اور حافظہ کی یادداشتیں عملی رنگ میں دکھائی دیں۔ سو علم کے مستحکم کرنے اور اس کے ترقی دینے کا یہ بڑا ذریعہ ہے کہ عملی طور پر اس کے نقوش اپنے اعضاء میں جمالیں۔ کوئی ادنیٰ علم بھی عملی مزاولت کے بغیر اپنے کمال کو نہیں پہنچتا۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 445)

''بابرکت علم وہی ہوتا ہے جو عمل کے مرتبہ میں اپنی چمک دکھلاوے اور منحوس علم وہ ہے جو صرف علم کی حد تک رہے۔ کبھی عمل تک نوبت نہ پہنچے۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 446)

بذلہ سنجی اور حُسنِ بیان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورِ طالبعلمی میں گورنمنٹ کالج لاہور کے میگزین **"راوی"** کیلئے ایک مضمون تحریر کر کے رسالے کے ایڈیٹر بذلِ حق محمود کو بغرض اشاعت دیا تھا۔ مگر وہ مضمون ایڈیٹر صاحب سے گم ہو گیا۔ حضورؒ نے اس صورتِ حال کو جس کمال خوبصورتی کے ساتھ شعروں کے پیرائے میں بیان فرمایا وہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے:

بذلِ حق محمود سے میری کہانی کھو گئی
بذلِ حق سے روٹھ کر وہ واصلِ حق ہوگئی
نذرِ "**راوی**" کی تھی مینے کتنے ارمانوں کیساتھ
ناؤ لیکن کاغذی تھی غرقِ راوی ہو گئی

ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ

برطانیہ میں تعلیم الاسلام کالج کے سابق طلباء کی ایسوسی ایشن کا قیام 2007ء میں عمل میں آیا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ایسوسی ایشن کی حسب ذیل ایگزیکیوٹو کمیٹی کی منظوری عطا فرمائی ہوئی ہے:

صدر	:	مکرم عطاء المجیب راشد صاحب	نائب صدر	:	مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب
سیکرٹری	:	مکرم رفیق اختر روزی صاحب	اسسٹنٹ سیکرٹری	:	مکرم نعمان محمود صاحب
سیکرٹری فنانس	:	مکرم سید حسن خان صاحب	سیکرٹری اشاعت	:	مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب

برطانیہ میں مقیم تعلیم الاسلام کالج کے سابق طلباء میں سے ابتک درج ذیل نام رجسٹرڈ ہو چکے ہیں۔ اس کالج کے وہ سابق طلباء، جن کے نام ابھی تک اس فہرست میں شامل نہیں ہوئے ان سے گذارش ہے کہ وہ اپنے نام سیکرٹری صاحب ایسوسی ایشن کو نوٹ کروادیں۔ جزاکم اللہ۔

ٹیلیفون: 02088700275 موبائل: 07878561696 ای میل: arosy50@hotmail.com

1. حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز		2. مکرم عطاء المجیب راشد صاحب	3. مکرم قریشی عبدالرشید صاحب
4. مکرم عطاء الکریم شاہد صاحب	5. مکرم بشیر احمد خان رفیق صاحب	6. مکرم مطیع اللہ درد صاحب	7. مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب
8. مکرم سید نصیر احمد صاحب	9. مکرم مبارک احمد ساہی صاحب	10. مکرم رفیق اختر روزی صاحب	11. مکرم عامر خالد انیس صاحب
12. مکرم نعمان محمود صاحب	13. مکرم منور احمد چوہدری صاحب	14. مکرم سلمان محمود صاحب	15. مکرم محمد اسحاق ناصر صاحب
16. مکرم سید حسن خان صاحب	17. مکرم محمد افضل ترکی صاحب	18. مکرم محمد اسلم خالد صاحب	19. مکرم عبدالباقی ارشد صاحب
20. مکرم نذیر احمد ملک صاحب	21. مکرم عبدالخالق بنگالی صاحب	22. مکرم ناصر مہاشہ صاحب	23. مکرم خلیفہ فلاح الدین صاحب
24. مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب	25. مکرم مرزا وقاص احمد صاحب	26. مکرم نصیر احمد حبیب صاحب	27. مکرم بشیر احمد شریف صاحب
28. مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب	29. مکرم راجہ مسعود احمد صاحب	30. مکرم محمد اظفر احمد صاحب	31. مکرم نعیم احمد خان صاحب
32. مکرم کلیم احمد صاحب	33. مکرم اعجاز احمد شاہد صاحب	34. مکرم عبدالمنان صاحب	35. مکرم منیر احمد جاوید صاحب
36. مکرم مبارک احمد ظفر صاحب	37. مکرم عبدالماجد طاہر صاحب	38. مکرم شفیق احمد صاحب	39. مکرم جاوید اقبال صاحب
40. مکرم افضل طاہر احمد	41. مکرم عبداللہ بھٹی صاحب	42. مکرم چوہدری عبدالمنان اظہر صاحب	43. مکرم مرزا عبدالرحیم انور صاحب
44. مکرم شریف خان نیازی صاحب	45. مکرم ظہیر احمد عزیز صاحب	46. مکرم ظہیر احمد جتوئی صاحب	47. مکرم مبشر احمد طاہر صاحب
48. مکرم نعمان سلیم صاحب	49. مکرم عبدالحی خان صاحب	50. مکرم عبدالرافع صاحب	51. مکرم بشیر احمد صاحب
52. مکرم خلیل احمد ناصر صاحب	53. مکرم انصر احمد میر صاحب	54. مکرم منیر احمد صاحب	55. مکرم افضل احمد صاحب
56. مکرم اشفاق احمد صاحب	57. مکرم شیخ سعید احمد صاحب	58. مکرم نصیر احمد صاحب	59. مکرم عبدالغفار عابد صاحب
60. مکرم خالد منیر احمد صاحب	61. مکرم منور احمد باجوہ صاحب	62. مکرم مرزا عبدالرشید صاحب	63. مکرم مرزا عبدالباسط صاحب
64. مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب	65. مکرم قریشی ضیاء الحق صاحب	66. مکرم خلیل الرحمٰن صاحب	67. مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب
68. مکرم صغیر احمد صاحب	69. مکرم شیخ محمد یوسف صاحب	70. مکرم منور احمد صاحب	71. مکرم آصف علی پرویز صاحب
72. مکرم مبین احمد بلوچ صاحب	73. مکرم محمد احمد صاحب	74. مکرم سمیع اللہ صاحب	75. مکرم محمود احمد صاحب
76. مکرم حفیظ احمد بھٹی صاحب	77. مکرم فیاض کاہلوں صاحب	78. مکرم حفیظ ملک صاحب	79. مکرم مظفر احمد چٹھہ صاحب
80. مکرم فرید ڈوگر صاحب	81. مکرم راشد محمود احمد صاحب	82. مکرم عبدالوحید صاحب	83. مکرم مقصود الحق صاحب
84. مکرم اعجاز احمد صاحب	85. مکرم ذیڈاے گل صاحب	86. مکرم رانا عبدالرزق صاحب	87. مکرم رانا عرفان شہزاد صاحب
88. مکرم چوہدری ممتاز احمد صاحب	89. مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب	90. مکرم پرویز احمد صاحب	91. مکرم فضل احمد ڈوگر صاحب
92. مکرم ملک عبدالباسط صاحب	93. مکرم رانا محفوظ اللہ خان صاحب	94. مکرم عطاء القادر طاہر صاحب	95. مکرم نصیر احمد عابد صاحب
96. مکرم مشہود اسلم صاحب	98. مکرم عبدالرشید زاہد صاحب	99. مکرم رانا عبداللطیف صاحب	100. مکرم خالد محمود عامر صاحب
101. مکرم متین احمد خان صاحب	102. مکرم رانا زبیر احمد صاحب	103. مکرم اعجاز احمد صاحب	104. مکرم منور احمد آصف صاحب
105. مکرم عبدالوہاب چوہدری صاحب	106. مکرم خورشید احمد جاوید صاحب	107. مکرم اکرام اللہ مجیب صاحب	108. مکرم رانا محمد صفدر صاحب
109. مکرم ڈاکٹر معین الدین صاحب	110. مکرم مرزا ناصر انعام صاحب	111. مکرم شاہد رضوان خان صاحب	112. مکرم منور احمد مجوکہ صاحب